رَاہِ حق

مصنف :۔ سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ
خیابان سید سیکٹر ۳ راولپنڈی

بنیادی عقیدہ

- اللہ ہمارا رب ہے، اور منزّہ عن العیوب ہے۔
- محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور معصوم عن الخطا ہیں۔
- قرآن مجید خدا کی کتاب، ہمارا ضابطہ حیات اور بے عیب ہے۔

انسان خطاؤں اور لغزشوں کا پتلا ہے۔ اس حیثیت سے بہر حال یہ امکان رہتا ہے کہ وہ لکھتے ہوئے پھسل جائے ---- دورانِ مطالعہ اگر آپ اشارۃً یا صراحتہً کسی بھی انداز میں ہمارے درج بالا بنیادی عقیدہ کو مجروح ہوتا ہوا پائیں تو اس کو ہماری ذاتی کمزوری متصور کرتے ہوئے قلم زد کر دیجئے ہم اپنی عزّت، مقام اور جھوٹی اَنا کے مقابلہ میں ایمان کو بہر صورت ترجیح دیتے ہیں۔

* * * * *

نوٹ (منجانب :۔سائٹ ایڈمن)

محترم قارئین۔ اگر آپ کو کسی کتاب/ مضمون میں کوئی ٹائپنگ کی لفظی غلطی نظر آئے تو برائے کرم ہمیں فوراً ای میل ایڈریس پر (کتاب/ مضمون کا نام بمع صفحہ نمبر) مطلع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ عزوجل ہمیں ہر خطا سے محفوظ فرمائے اور جو غلطی ہوئی اُسے معاف فرمائے۔ آمین

E-mail :- kamranis1@hotmail.com sheikh_2001@yahoo.com
kamran@shahjee.net
Website :- www.shahjee.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ایک شور اُٹھ رہا ہے۔
ایک ہنگامہ بپا ہے۔
ایک تڑپ سینوں میں مچل رہی ہے۔
ایک آرزو دلوں میں چٹکیاں لے رہی ہے اور
ایک انقلاب بداماں خواہش فطرت کا یہ درس دہرا رہی ہے کہ

اَلاَرۡضُ لِلّٰہِ

" زمین اللہ ہی کے لیے ہے" ۔

زمین اللہ کی ہے۔ دھرتی خدا کی ہے ' زمانہ اسی کا نام ہے۔ زندگی کی یہ چھل پہل اور سب رونقیں اسی کی عطا ہیں۔ وہ اپنی زمین اور اپنے جہان میں ایک ہی قانون کی فرماں روائی دیکھنا چاہتا ہے۔ جیسے اس کی ذات و صفات میں اس کا کوئی شریک و مثیل اور عدیل و نظیر نہیں ' اس کا قانون بھی وحدہ لاشریک ہے۔

اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَاللّٰہِ الۡاِسۡلَام (۳ : ۱۹)

" بلاشک قانون تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔"

گھر میرا ہو اور حکم کسی کا چلے قابلِ برداشت نہیں۔ باغ میرا ہو پھول کوئی توڑے گوارا نہیں۔ زمین خدا کی ہو ' حکم ابلیس کا چلے۔ بات طاغوت کی مانی جائے ' فِسق ہے ' ظلم ہے ' فساد ہے ' زیادتی ہے اور کفر ہے۔

وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ ہ

" اور جو فیصلہ نہ کرے اس کے مطابق جو اللہ نے فرمایا پس وہی کافر ہے۔"

گھر خدا کا ہو قانون نفس کا ' مرضی کا اور رسم ورواج کا ' ہرگز قبول نہیں۔ زندگی اس دنیا کے محور پر جب بھی اپنی گردش مکمل کرے گی ' ایک اور جہاں ہو گا۔ ایک نیا ماحول ہو گا اور اَن دیکھے مناظر اور وہ لوگ جو اللہ کے قانون کے سامنے نفس آرائیاں اور فرماں آرائیاں کرتے ہیں خاسر ہوں گے اور ٹوٹے میں ہوں گے اور ان کے اٹکل پچّو کسی بھی صورت میں قبول نہیں ہوں گے۔

وَمَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَالۡاِسۡلَامِ دِیۡناً فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡہُ وَھُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ہ (آل عمران : ۸۵)

" جو شخص اسلام کے بغیر دین تلاش کرے گا تو ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور ایسا شخص قیامت کے دن نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔"

گھر ایک ہو حکم دو چلیں تباہی یقینی اور فساد ابدی ہو گا۔ زمین ایک حکم بے شمار ' گیتی واحد خواہشیں اَن گنت ' مالک ایک اور مرضیاں لامحدود ' نکبت ہے ' ذلّت ہے ' بربادی ہے ' رسوائی ہے اور دردناک اور نہ ختم ہونے والا عذاب۔

یٰاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ادۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ کَآفَّۃً

" اے ایمان والو اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ۔"

قانون انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔اسے کوئی ذہن اور ذکی قوّت ہی تخلیق کر سکتی ہے۔اس کے مرغومہ اور احسن نتائج کوئی علیم اور خبیر ذات ہی جان سکتی ہے۔اس کا سقم اور صحت جاننے کے لیے بیش بہافراست اور حکمت درکار ہوتی ہے۔انسان عظیم سہی ' ذہین سہی لیکن بھول چوک ' نسیان ' ضعیف ' بیماری اور جانب داری ایسی بشری کمزوریاں بھی اس کا جنسی لازمہ ہیں۔یہی وجہ ہے کہ انسان کی ذھنی تخلیق کو اٹل اور قطعی نہیں قرار دیا جا سکتا۔اٹل اور قطعی ضابطہ اور قانون کسی علیم و خبیر اور حکیم ذات ہی کا ہو سکتا ہے۔ایسی ذات جو بھُول چُوک سے پاک ' عیبوں سے منزہ و عدوان سے بری اور علم و حکمت کا مرجع اور مصدر ہو اور ظاہر ہے ایسا حکیمانہ اور پاک نظام خداوندِ قدوس ہی کی طرف سے ہو سکتا ہے اور اسی کے نظام کو اٹل اور مبنی بر واقعیت قرار دیا جا سکتا ہے۔

الٓرٰ قف كِتَابٌ اُحۡكِمَتۡ اٰيٰتُه ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ حَكِيۡمٍ خَبِيۡرٍ ہ لا (ہود : ۱)

" عظمت والی کتاب جس کی آیتیں باہم مربوط اور مضبوط کی گئیں اور پھر کھول کر واضح کر دی گئیں۔یہ اس ذات کی طرف سے ہیں جو حکمت والا اور ساری باتوں کی خبر رکھنے والا ہے۔ "

کہتے ہیں پانی کھڑا رہے تو وہ بھی گندا ہو جاتا ہے۔تغیّر و تبدل نعمت ہے۔حرکت میں برکت ہے۔سفر وسیلہ ظفر ہے اور انقلاب ایک مبارک عمل کا نام ہے۔ہر لحظہ اور ہر آن خوب سے خوب تر کی جستجو رکھنا عبادت ہے۔رُک جانا ' ٹھہر جانا اور اڑ جانا ممکن ہے اور نہ ہی پسندیدہ۔زندگی بذاتِ خود بھی تو سیّال ہے ' متحرک ہے ' رواں دواں ہے اور ہر دم جواں ہے لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ حرکت حالتِ سکون سے نکلنے کا نام ہے۔درستگی غلطی کی ہوتی ہے اور صحت سقم کی۔ صحیح کو صحیح کرنے کی کوشش عبث اور تحصیلِ حاصل ہوتی ہے۔تغیّر و تبدل یا تو نسیان زدہ امور کا بدل تلاش کرنا ہے یا پھر کسی اعلیٰ اور اولی الامر کے حصول کے لیے ایک تڑپ اور آرزو کا نام ہے۔یہ نہ ہوں تو حرکتیں بھی الحادِ نظر اور فسادِ عمل کے سوا کچھ نہیں۔

" قانونِ خدا مکمل ہے " اکمل ہے ' خوبی ہے ' جمال ہے ' حسن ہے ' کمال ہے۔جب بنانے والا بھُول چوک اور نسیان سے منزّہ ہے اور علم و حکمت اسی کی پاک صفات ہیں اور یہ بھی کہ سارے انسانوں کی عقلیں اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں تو دریں حالے انسانی رہنمائی کے لیے جو کچھ اس نے لاریب وہی جادۂ حق ہے۔وہی صراطِ مستقیم ہے اور وہی شاہراہِ حق اور مرورِ حیات کا اصلی حقیقی منفرد قانون اور وہی نور و سرور کی ضمانت اور تاریکیوں میں روشنیوں کا پیغام ہے۔ایسا قانون جس میں نہ تو تبدیلی کی جا سکتی ہے اور نہ ہی اس میں تغیّر و تبدل کی کوئی ادنٰی گنجائش ہے۔نہ یہ نفسانی خواہشات کے حاشیے برداشت کرتا ہے اور نہ ہی زمانہ زدہ اجتہادات کی اجازت دیتا ہے۔ضابطہ حق قرآنِ حکیم میں تبدیلی فسق ہے اور کفر۔اگر کوئی شخص من چاہے فیصلوں یا ارادوں سے اس نور نور قرآن کو تاریکیوں سے بدلنا چاہے تو ایسا عمل بدعت اور حماقت کے سوا کچھ نہیں۔البتہ ایسے قانون کی روشنی میں انقلابِ فکر و عمل کی راہیں استوار کرنا انسانی ضرورت ہے اور انسانی ضرورتیں بہر طور پوری ہونی ہی چاہئیں۔

لَا تَبۡدِيۡلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ہ

" اللہ کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ "

قانونِ خدا کیا ہے ؟ اسے کہاں تلاش کیا جائے ؟ قرطاس یا کاغذ میں یا سیرت و عمل میں۔بے جان حروف و کلمات میں یا جاندار ' زندہ ' متحرک اور فرحت افزا کردار سے۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ قانونِ خدا کی یہ عظمت ہوتی ہے کہ وہ صرف صحیفوں ' کاغذوں اور کتابوں ہی میں محفوظ نہیں ہوتا بلکہ اس کے ساتھ ایسے فعال کردار بھی مبعوث کیے جاتے ہیں جو اپنی تنک تابیوں ' حق

نوازیوں اور رحمت عطائیوں سے الہامی قوانین کے موعودہ نتائج اور ثمرات پیدا کر کے اپنے آسمانی منشور کی صداقت پر شہادت بالعدل مہیّا کرتے ہیں۔ یہی وہ راز ہے جسے امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان الفاظ میں منکشف کیا تھا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خُلق قرآن ہی تو تھا۔ دوسرے لفظوں میں سیّدہ یہ فرمارہی تھیں کہ اسلامی قانون کی حقیقت کو حضور رسالتماب علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی معرفت کے بغیر حاصل کرلینا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہے۔ خدا کا وہ قانون جس سے انسانیت فلاح وصلاح کی راہ پر گامزن ہوسکتی ہے۔ اور جہالت کے بوجھ سے آدمیت کی ٹوٹتی جھکتی کمریں سیدھی ہوسکتی ہیں۔ صرف اور صرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی ہی سے ممکن ہے۔ گویا قوانین وضوابط کی صحت و سُقم دیکھنے کا واحد پیمانہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔ وہ قانون جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا اور فعل و عمل کا رنگ لے کر انسانوں کو اپنی طرف دعوت دیتا ہے۔ حیاتِ انسانی کے کسی زاویے، کسی موقعے اور کسی مرحلے پر ناکام نہیں ہوتا۔ جزئیات اور تفصیلات کے اعتبار سے یہ پیغمبرانہ قانون ہی کی عظمت اور وسعت ہے کہ یہاں چھینک اور ڈکار، وضو اور طہارت، پیشاب اور پاخانہ اور بیداری اور نیند ایسے معاملات میں بھی رہنمائی کی جاتی ہے۔ یہاں یہ بات خوب سمجھ لی جائے کہ اسلامی قانون میں مرکز و محور کی حثیت رسالتماب علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ذاتِ بابرکات کو حاصل ہے فسادِ احوال کے پیشِ نظر کیا بہتر ہو کہ اسلامی قانون کو نفسانی گرہ گیریوں سے بچانے کے لیے نظامِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصطلاح سے تعبیر کیا جائے۔ ایمان کا تقاضا بھی یہی ہے اور اس کا تحفظ بھی اسی میں ہے کہ انسان اپنے آپ کو ہر اعتبار سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کردے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ہ (النّساء: ٦٥)

" تو اے محبوب تمہارے ربّ کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرماؤ اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں "

اس وقت دنیا بھر کے انسانوں کو خود ساختہ قوانین اور ہلاکت آفریں تہذیب و تمدن نے بُری طرح گھیر رکھا ہے۔ چار سُو جہالت کی آندھیاں کرہ عالم کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہیں۔ افراد فرد کی سطح پر اور جماعتیں جماعت کی سطح پر طاغوتی قوانین کے ہاتھوں کٹ رہی ہیں۔

صاحبو! طاغوت طاغوت ہی ہوتا ہے خواہ اس کا نام سوشلزم رکھ دیا جائے یا اس کے گلے میں کیوں نہ جمہوریت کا تعویذ ڈال دیا جائے۔ بدبو بدبو ہوتی ہے اور خوشبو خوشبو، شہد شہد ہوتا ہے اور زہر زہر۔ آسمان کا نام زمین رکھ دیا جائے تو وہ زمین نہیں بن جاتا اور زمین کو آسمان کہہ دیا جائے تو اس کی پستی بلندی میں نہیں بدل جاتی۔ اسلام صرف اسلام ہے۔ اسے کسی پیوند، کسی گرہ کسی بندھن کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اسلام کا تعارف صرف اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اسلام ہے۔ دنیا جھوٹے، فریب زدہ اور فریب آفریدہ قوانین سے اسلام کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ جس طرح کاغذی پھولوں میں خوشبو نہیں پیدا کی جاسکتی، افسانوں میں حقیقت کا رنگ نہیں بھرا جاسکتا۔ نفس آفریدہ قانون سے وہ نتائج نہیں پیدا کیے جاسکتے جو نظامِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت ہوتے ہیں۔

وَمَايَسْتَوِى الاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُه ۙ وَلاَ الظُّلُمٰتُ وَلاَ النُّوْرُه ۙ وَلاَ الظِّلُ وَلاَ الْحَرُوْرُه ج وَمَا يَسْتَوِى الاَحْيَاۤءُ وَلاَ الاَمْوَاتُ ہ (الفاطر : ۱۹ تا ۲۲)

" اور برابر نہیں اندھا اور انکھیارا اور نہ اندھیریاں اور اُجالا اور نہ سایہ اور نہ تیز دھوپ اور برابر نہیں زندے اور مردے۔"
(ترجمہ اعلحضرت)

زہر کھانا ہلاکت ہے لیکن قانون شکنی اس سے بھی بڑی ہلاکت ہے۔ چوک میں نصب سگنل کی پابندی نہ کی جائے تو حادثہ یقینی ہوتا ہے یا کسی شاہراہ پر دائیں یا بائیں چلنے کا التزام نہ برتا جائے تو تباہی لابدی ہو جاتی ہے۔ قانون کی تنفیذی قوّت جتنی مضبوط اور موثر ہوتی ہے قانون شکنی کی سزا اتنی ہی شدید ہوتی ہے۔ نظامِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ ربّ العالمین کا قانون ہے جو انسان کے سامنے سر اطاعت نہیں جھکاتے یا قبولیت کے بعد اس سے اعراض کر لیتے ہیں دنیا میں خاسر اور ذلیل ہوتے ہیں اور عاقبت بھی ان کی خراب ہوتی ہے۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِى فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُه يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ہ (طٰه : ۱۲۴)

" اور جس نے میرے ذکر (کتاب) سے اعراض برتا تو بے شک اس کے لیے معاش تنگ ہے اور قیامت کے دن اسے ہم اندھا اٹھائیں گے۔"

قانون مذاق نہیں آزمائش ہوتا ہے' لہوولعب نہیں عبرت ہوتا ہے' کھیل نہیں اہتمامِ فلاح ہوتا ہے۔ وہ قومیں جو اپنے قانون سے مذاق کرتی ہیں ان کی عمر زیادہ لمبی نہیں ہوتی۔ اسلام دینِ حق اور نظامِ مصطفٰی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو بقائے انسانیت اور فلاحِ کائنات کا اکلوتا دستور ہے۔ اگر سر سریت کی نظر کر دیا جائے اور مسلم قوم بھی اپنے صدیوں پر حاوی سنجیدہ قانون سے مذاق کرنے لگ جائے اور ترکِ حقیقت کر کے دنیاوی بھول بھلیوں میں مبتلا ہو جائے تو بحرِ جہالت میں غرق ہونے والی انسانیت کا سہارا کون بنے گا۔ پھسلتے گرتے انسانوں کا ہاتھ کون پکڑے گا اور راہِ ہدایت کے انجان مسافروں کے لیے منزل کی نشاندہی کون کرے گا۔

صاحبو! بچوں کے کھیلنے کے لیے بنائے گئے جہازوں سے فضا میں اڑنے کا کام نہیں لیا جا سکتا۔ مٹی کے بنے ہوئے آم حقیقی آموں کی لذّت نہیں پیدا کر سکتے۔ شیر کی کھال میں چھپے ہوئے گدھے زیادہ دیر تک اپنا روپ قائم نہیں رکھ سکتے۔ چینی چینی اور شکر شکر کا وظیفہ پڑھنے سے زبان مٹھاس سے لذت مند نہیں ہوتی۔ جب تک کہ حقیقتاً زبان پر شکر نہ رکھی جائے۔ اسلام اسلام کر کے آمریت قائم کرنا' دین دین کر کے جھوٹی جمہوریت گلے سے لگانا۔ حق حق کی رٹ لگا کر سوشلزم کا دم بھرنا۔ سچ سچ کے نعرے الاپ کر سرمایہ داریت کو قوت دینا اور اطاعتِ امیر کی آڑ میں بادشاہت کی طرح ڈالنا اسلام نہیں' اسلام سے مذاق ہے۔ اور وہ لوگ جو دین کو کھیل تماشا سمجھیں وہ کسی بھی صورت میں لائقِ اتباع نہیں ہوتے۔ لائق تقلید ہونا تو دُور کی بات ہے۔ وہ کسی سر سری دوستی اور محبت کے قابل بھی نہیں ہوتے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لاَ تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِيَاۤءَ ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ہ (المائدہ : ۵۲)

" اے اہل ایمان ، اہل کتاب سے وہ لوگ جنھوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنالیا ہے اور تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کا ارتکاب کیا ہے ان میں سے کسی کو بھی دوست نہ بناؤ۔ اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو۔ "

اللہ ربّ العالمین کا قانون ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم دنیا کے وسیع و عریض کارگہ میں ہم اس کے قانون پر عمل کریں اور اگر بالفرض وہ نافذ العمل نہیں تو اس کی تنفید کے لیے عملی طور پر کوشاں ہوں۔ اس حقیقت سے کیسے انکار ہو سکتا ہے کہ آج انسانیت کی ایک فکر نہیں متعدد افکار کی بھینٹ چڑھی ہوئی ہے۔ آج کا انسان جادہ واحد پر نہیں بلکہ پیچ در پیچ نظریاتی گزرگاہوں میں اُلجھا ہُوا ہے۔ ہمارے زمانے کی اقوام و ملل خود آفریدہ نظریات کے گھنے جنگل میں گم ہو کر رہ گئی ہیں۔ الحادی قوانین اور فسادی دھندوں نے انسانی ہاتھوں کو اتنا ضعیف و نزار بنا دیا ہے کہ زندگی کی قابلِ حصول مسرتوں پر بھی اس کی گرفت ڈھیلی پڑ چکی ہے۔ دنیا جنت تو نہیں بن سکتی۔ لیکن خدا کا دیا ہوا قانون اسے جنت اور فردوس بداماں تو ضرور کر سکتا ہے لیکن یہ پُرکشش منزل حاصل کرنے کے لیے سومنات فتح کرنے ہوں گے۔ بت کدے توڑنے کی ضرورت محسوس ہو گی ، صنم گاہوں کو ویران کرنے کا اہتمام کرنا ہو گا اور قلب وجگر اور ذہن وفکر کے معصیت زدہ کلب مقفل کرنے پڑیں گے ، مغرب ومشرق کے طوق گلے سے اتار پھینکنے ہوں گے اور جہالت کی بھاری اور بوجل بیڑیوں میں جکڑے ہوئے پاؤں کو حرّیت آشنا کرنے کے لیے مسلسل جہاد اور موثر تگ وتاز شروع کرنی ہو گی اور خوب یاد رہے کہ اس راہ میں شیطان ہم سے روٹھے گا۔ ابلیسی قوانین کے علمبردار حاکم ہم سے ناراض ہوں گے۔ ابن الوقت رشتہ دار قطع تعلق کی دھمکیاں دیں گے۔ مادے کی چمک دمک پر قائم ہونے والی دوستیاں اور رفاقتیں ٹوٹیں گی۔ پیٹ پوجا کرنے والے مذہبی گروہ کفر و حماقت کے فتوے دیں گے۔ معاش اور اقتصاد کے گرداگرد پھرنے والا ادب جنونی اور جذباتی ہونے کا طعنہ دے گا۔ تعقل پرستی کی چوڑیاں پہننے والے بوڑھے مصلحت بازی کا درس دیں گے۔ جنسیت زدہ نوجوان نفاذِ حق کی تحریک کو مولویت سے تعبیر کریں گے اور کوئی بعید نہیں کہ اس رحمت نواز تگ وتاز میں پھولوں کی بجائے کانٹوں پر چلنا پڑے۔ ہاروں کی بجائے پھانسی کے پھندے گلے میں ڈالنے پڑیں۔ لیکن اس ذات کی قسم یہ زندگانی فانی ہے اور آنے والا جہان باقی ہے۔ عقل مند لوگ خدا آشنائی کے مزے لُوٹنے کے لیے مصیبت اور الم سے اَٹی ہوئی بساطِ حیات کو حریر و پرنیاں سمجھتے ہوئے منزل کی طرف رواں دواں رہیں گے اس لیے کہ ان کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ ہی کا دیا ہُوا ہے اور وہ سب کچھ اپنے محسن آقا کی راہ میں لوٹانا سعادت تصور کریں گے۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۗ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِى التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِىْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (التوبہ : ۱۱۱)

" بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال جنت کے عوض خرید لیے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں مارتے ہیں یا پھر شہید ہو جاتے ہیں۔ تورات ، انجیل اور قرآن میں اس کے ذمہ کرم پر سچا وعدہ ثابت ہے۔ جب اللہ سے بڑھ کر کوئی قول کا پکّا نہیں تو پھر تم اپنے اس سودے پر خوشیاں مناؤ جو اس سے کیا ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ "

صاحبو ! آؤ بغاوت کریں شیطان کے خلاف ، نفس کے خلاف ، جھوٹے قوانین کے خلاف ، دنیا زدہ خواہشات کے خلاف ، خدا دشمن حکمرانوں کے خلاف ، بدرنگ تہذیب و تمدّن کے خلاف ، بدعت آمیز ثقافت و حضارت کے خلاف اور ہر اُس قوّت کے

خلاف جو خدا کے نظامِ عدل کو پائمال کر رہی ہے ' ہر اُس جذبہ کے خلاف جو نظامِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹانا چاہتا ہے اور ہر اس کوشش کے خلاف جو فاسد نظاموں کی ترقی وترویج کے لیے برسرپیکار ہو۔ صاف صاف لفظوں میں جمہوریت کے خلاف ' سوشلزم کے خلاف ' بادشاہت کے خلاف ' سرمایہ داریت کے خلاف اور اسلام کے نام پر آمریت کے خلاف۔

اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ (۳ : ۱۹)

" قانون تو اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے۔"

اے ہمارے اللہ۔ اے ہمارے پروردگار ' ہماری آرزوؤں کو عمل کے انداز اور ہمارے عمل کو نتیجہ خیز تحریک کی صورت نصیب فرما اور راہِ حق میں وہ مخلص ' جفاکش اور صابر ساتھی عطا فرما جن کی تقدیر سے تُو بھی محبت رکھتا ہو۔

آمین ۔ بحرمت سیّدالمرسلین صلّی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلّم علیہ ۔

سُبۡحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّتِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ وَسَلَامٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ ہ

♠♠♠♠♠♠♠♠